اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ
گستاخوں کے خلاف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ۱۱ فیصلے
مفتی ضیاء احمد قادری رضوی
مکتبہ طلع البدر علینا

فہرست

گستاخوں کے خلاف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
گیارہ فیصلے

پہلا فیصلہ

قصہ قتل ابی رافع عبد بن ابی الحقیق الیہودی

حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ :بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي رَافِعٍ الْيَهُودِيِّ رِجَالًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَتِيكٍ، وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُؤْذِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُعِينُ عَلَيْهِ، وَكَانَ فِي حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ، فَلَمَّا دَنَوْا مِنْهُ، وَقَدْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ، وَرَاحَ النَّاسُ بِسَرْحِهِمْ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لِأَصْحَابِهِ :اجْلِسُوا مَكَانَكُمْ، فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ، وَمُتَلَطِّفٌ لِلْبَوَّابِ، لَعَلِّي أَنْ أَدْخُلَ، فَأَقْبَلَ حَتَّى دَنَا مِنَ الْبَابِ، ثُمَّ تَقَنَّعَ بِثَوْبِهِ كَأَنَّهُ يَقْضِي حَاجَةً، وَقَدْ دَخَلَ النَّاسُ، فَهَتَفَ بِهِ الْبَوَّابُ، يَا عَبْدَ اللَّهِ :إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ تَدْخُلَ فَادْخُلْ، فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُغْلِقَ الْبَابَ، فَدَخَلْتُ فَكَمَنْتُ، فَلَمَّا دَخَلَ النَّاسُ أَغْلَقَ الْبَابَ، ثُمَّ عَلَّقَ الْأَغَالِيقَ عَلَى وَتَدٍ، قَالَ: فَقُمْتُ إِلَى الْأَقَالِيدِ فَأَخَذْتُهَا، فَفَتَحْتُ الْبَابَ، وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُسْمَرُ عِنْدَهُ، وَكَانَ فِي عَلَالِيَّ لَهُ، فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْهُ أَهْلُ سَمَرِهِ صَعِدْتُ إِلَيْهِ، فَجَعَلْتُ كُلَّمَا فَتَحْتُ بَابًا أَغْلَقْتُ عَلَيَّ مِنْ دَاخِلٍ، قُلْتُ :إِنِ الْقَوْمُ نَذِرُوا بِي لَمْ يَخْلُصُوا إِلَيَّ حَتَّى أَقْتُلَهُ، فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ، فَإِذَا هُوَ فِي بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَسْطَ عِيَالِهِ، لاَ أَدْرِي أَيْنَ هُوَ مِنَ الْبَيْتِ، فَقُلْتُ :يَا أَبَا رَافِعٍ، قَالَ :مَنْ هَذَا؟ فَأَهْوَيْتُ نَحْوَ الصَّوْتِ فَأَضْرِبُهُ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ وَأَنَا دَهِشٌ، فَمَا أَغْنَيْتُ شَيْئًا، وَصَاحَ، فَخَرَجْتُ مِنَ الْبَيْتِ، فَأَمْكُثُ غَيْرَ بَعِيدٍ، ثُمَّ دَخَلْتُ إِلَيْهِ، فَقُلْتُ :مَا هَذَا الصَّوْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ؟ فَقَالَ: لِأُمِّكَ الْوَيْلُ، إِنَّ رَجُلًا فِي الْبَيْتِ ضَرَبَنِي قَبْلُ بِالسَّيْفِ، قَالَ: فَأَضْرِبُهُ ضَرْبَةً أَثْخَنَتْهُ وَلَمْ أَقْتُلْهُ، ثُمَّ وَضَعْتُ ظِبَةَ السَّيْفِ فِي بَطْنِهِ حَتَّى أَخَذَ فِي ظَهْرِهِ، فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ، فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ بَابًا

بَـابًـا، حَتَّـى انْتَهَيْـتُ إِلَى دَرَجَةٍ لَهُ، فَوَضَعْتُ رِجْلِي، وَأَنَا أُرَى أَنِّي قَدِ انْتَهَيْتُ إِلَى الأَرْضِ، فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ، فَانْكَسَرَتْ سَاقِي فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ، ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتَّى جَلَسْتُ عَلَى البَابِ، فَقُلْتُ :لاَ أَخْرُجُ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَعْلَمَ :أَقَتَلْتُهُ؟ فَلَمَّا صَاحَ الدِّيكُ قَامَ النَّاعِي عَلَى السُّورِ، فَقَالَ :أَنْعَى أَبَا رَافِعٍ تَاجِرَ أَهْلِ الحِجَازِ، فَانْطَلَقْتُ إِلَى أَصْحَابِي، فَقُلْتُ :النَّجَاءَ، فَقَدْ قَتَلَ اللَّهُ أَبَا رَافِعٍ، فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ، فَقَالَ :ابْسُطْ رِجْلَكَ فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا، فَكَأَنَّهَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کے کچھ لوگوں کو کعب بن اشرف یہودی کیطرف بھیجا، عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر فرمایا۔ ابورافع یہودی رسول اللہ ﷺ کو اذیت دیا کرتا تھا اور رسول اللہ ﷺ کے خلاف کفار کی مدد کیا کرتا تھا۔

حجاز کی زمین میں اپنے قلعے میں مقیم تھا۔ جب عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اس کے قلعے کے قریب ہوئے تو سورج غروب ہو رہا تھا۔ لوگ اپنے مویشی گھروں میں لے آئے تھے، عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کو فرمانے لگے تم یہیں بیٹھے رہو میں چلتا ہوں، چوکیدار سے کوئی حیلہ بہانہ کرتا ہوں شاید میں اس طرح قلعے میں داخل ہو جاؤں، وہ آتے ہی قلعے کے دروازے کے قریب ہوا پھر خود کو کپڑوں میں اس طرح لپیٹا جیسے قضائے حاجت کر رہا ہو، جب لوگ قلعے میں داخل ہو چکے تو دربان کہنے لگا اگر تو قلعے میں داخل ہونا چاہتا ہے تو جلدی آجا گیٹ بند ہونے لگا ہے، عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مین قلعہ میں داخل ہو کر روپوش ہو گیا، جب سب لوگ آگئے تو دربان نے دروازے کو تالا لگا کر کنجیاں ایک لوہے کی کیل سے لٹکا دیں ۔عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے چابیوں تک رسائی حاصل کی اور اس

طرح گیٹ کھولنے میں کامیاب ہوگیا۔ابورافع کے پاس رات دیر تک باتیں ہوتی رہتی تھیں، وہ اپنے بالا خانے میں محواستراحت ہوکر باتیں سنا کرتا تھا، حسبِ معمول جب قصہ گو واقعات بیان کر کے چلے گئے تو میں نے اس کے بالا خانے کا قصد کیا، جب بھی کوئی دروازہ کھولتا اسے اندر سے اس خیال سے بند کردیتا کہ اگر لوگوں کو میرا پتہ چل جائے تو مجھ تک نہ پہنچ سکیں یہاں تک کہ میں اس کو قتل کردوں، اس طرح میں ابورافع کے پاس آنے میں کامیاب ہوگیا، کیا دیکھتا ہو کہ وہ تاریک کمرے میں اپنے گھر والوں کے ساتھ سو رہا ہے ، یہ پتہ نہیں چل رہا کہ وہ کہاں ہے؟ میں نے اواز دی اے ابورافع ،تو اس نے کہا کون؟ میں نے اس کی اواز پر آگے ہوکر اس پر تلوار کی ضرب لگائی اس وقت میرا دل دھڑک رہا تھا، مگر وار خالی چلا گیا میں اس کو مار نہ سکا، اس نے چیخ وپکار کی میں کمرے سے نکل آیا تھوڑی دیر بعد میں پھر اندر گیا آواز بدل کر کہا اے ابورافع کیا ہوا ہے؟ اس نے کہا تیری ماں تجھے روئے ، ابھی کوئی آدمی اندر آیا اس نے اپنی تلوار کا نشانہ بنایا ہے۔عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے پھر اس کو زور سے تلوار ماری جس سے وہ شدید زخمی ہوگیا مگر قتل اب بھی نہ ہوا، میں نے پھر تلوار کی دھار رکھی اس کے سینہ پر زور سے دبایا یہاں تک کہ وہ اس کو چیرتی ہوئی اس کی پیٹھ تک جا پہنچی اب یقین ہوگیا کہ میں نے اسکو قتل کردیا ہے۔

پھر میں ایک دروازہ کھولتے ہوئے سیڑھیوں تک آ پہنچا نیچے اترنے لگا رات چاندنی تھی یہ سوچا کہ نیچے زمین پر پہنچ گیا ہوں اس خیال میں پاؤں زمین پر رکھا تو نیچے گر گیا جس سے پنڈلی ٹوٹ گئی، اس کو عمامہ سے باندھ کر میں چلنے لگا دروازے کے پاس آکر میں بیٹھ گیا دل میں کہا کہ جب مجھے یقین نہ ہوجائے کہ ابورافع قتل ہوگیا ہے تب تک یہاں سے نہیں جاؤں گا، صبح جب مرغ نے اذان دی تو ایک منادی نے دیوار پر کھڑے ہوکر اعلان کیا، اہل حجاز کا تاجر ابورافع مر گیا ہے اس کے بعد اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور ان کو

کہا کہ چلو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے گستاخ کا خاتمہ کر دیا ہے، پھر میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور سارے واقعات کی تفصیل عرض کی میری تکلیف دیکھتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پاؤں کو پھیلاؤ، میں نے حکم پر عمل کیا رسول اللہ ﷺ نے ٹوٹی ہوئی ہڈی پر دستِ مبارک پھیرا تو وہ ایسی ہوئی گویا اسے کبھی بھی تکلیف ہوئی ہی نہ تھی۔(۱)

دوسرا فیصلہ

ام ولد کا قتل

حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى الْخُتَّلِيُّ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ، أَنَّ أَعْمَى كَانَتْ لَهُ أُمُّ وَلَدٍ تَشْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَقَعُ فِيهِ، فَيَنْهَاهَا، فَلَا تَنْتَهِي، وَيَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ، قَالَ :فَلَمَّا كَانَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ، جَعَلَتْ تَقَعُ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَشْتُمُهُ، فَأَخَذَ الْمِغْوَلَ فَوَضَعَهُ فِي بَطْنِهَا، وَاتَّكَأَ عَلَيْهَا فَقَتَلَهَا، فَوَقَعَ بَيْنَ رِجْلَيْهَا طِفْلٌ، فَلَطَّخَتْ مَا هُنَاكَ بِالدَّمِ، فَلَمَّا أَصْبَحَ ذُكِرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَمَعَ النَّاسَ فَقَالَ :أَنْشُدُ اللَّهَ رَجُلًا فَعَلَ مَا فَعَلَ لِي عَلَيْهِ حَقٌّ إِلَّا قَامَ، فَقَامَ الْأَعْمَى يَتَخَطَّى النَّاسَ وَهُوَ يَتَزَلْزَلُ حَتَّى قَعَدَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَا صَاحِبُهَا، كَانَتْ تَشْتُمُكَ، وَتَقَعُ فِيكَ، فَأَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِي، وَأَزْجُرُهَا، فَلَا تَنْزَجِرُ، وَلِي مِنْهَا ابْنَانِ مِثْلُ اللُّؤْلُؤَتَيْنِ، وَكَانَتْ بِي رَفِيقَةً، فَلَمَّا كَانَ الْبَارِحَةَ جَعَلَتْ تَشْتُمُكَ، وَتَقَعُ فِيكَ، فَأَخَذْتُ الْمِغْوَلَ فَوَضَعْتُهُ فِي بَطْنِهَا، وَاتَّكَأْتُ عَلَيْهَا حَتَّى قَتَلْتُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَلَا اشْهَدُوا أَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ

ترجمہ: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ایک نابینا صحابی تھے جن کی ایک ام ولد تھی جو رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کیا کرتی تھی، سب وشتم کیا کرتی تھی، وہ صحابی رضی اللہ عنہ اسکو سمجھاتے مگر وہ باز نہ آتی جب وہ جھڑکتے تو ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتی حسب عادت اس نے ایک بار رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کی وہ صحابی یہ برداشت نہ کر سکے، چھرا اٹھایا اس کے پیٹ میں گھونپ دیا، اس طرح اسکو قتل کر دیا، جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں اس کا ذکر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے سب صحابہ کرام جو جمع

فرما کر ارشاد فرمایا:

جس شخص نے یہ کام کیا ہے میں اس کو اللہ تعالی کی قسم دیتا ہوں وہ کھڑا ہو جائے، یہ سن کر وہ نابینا صحابی کھڑے ہوئے کانپتے ہوئے اور لوگوں کو پھلانگتے ہوئے حاضر ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کی سامنے آ کر بیٹھ گئے، عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ﷺ میں اس لونڈی کا قتل ہوں، وہ آپ کو برا کہتی تھی اور گالیاں دیتی تھی میں بارہا اس کو منع کرتا مگر وہ باز نہ آتی جھڑکتا پھر بھی وہ نہ رکتی، اس کے پیٹ سے میرے موتیوں جیسے دو بیٹے بھی ہیں، وہ میری رفیقہ حیات تھی گزشتہ رات وہ آپ کو برکہنے لگی اور ہجو کرنے لگی تو میں نے چھرا اٹھایا اور اس کے پیٹ میں گھونپ دیا، اور وہ وہیں مر گئی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہو گو گواہ ہو جاؤ اس کا خون رائگاں گیا۔ (۲)

تیسرا فیصلہ

یہودیہ کا قتل

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ يَهُودِيَّةً كَانَتْ تَشْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَعُ فِيهِ، فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتَّى مَاتَتْ، فَأَبْطَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَمَهَا.

ترجمہ: حضرت عثمان بن ابی شیبہ اور عبداللہ بن الجرّاح حضرت جریر سے وہ مغیرہ سے وہ شعبی سے وہ حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ ایک یہودی عورت رسول اللہ ﷺ کی بے ادبی کیا کرتی تھی، اس بناء پر ایک شخص نے اسکا گلا دبا کر مار دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسکا خون رائگاں قرار دیا۔ (۳)

چوتھا فیصلہ

کعب بن اشرف یہودی کا قتل

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ عَمْرٌو :سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الأَشْرَفِ، فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ، فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ؟ قَالَ :نَعَمْ، قَالَ :فَأْذَنْ لِي أَنْ أَقُولَ شَيْئًا، قَالَ :قُلْ، فَأَتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ : إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ سَأَلَنَا صَدَقَةً، وَإِنَّهُ قَدْ عَنَّانَا وَإِنِّي قَدْ أَتَيْتُكَ أَسْتَسْلِفُكَ، قَالَ :وَأَيْضًا وَاللَّهِ لَتَمَلُّنَّهُ، قَالَ :إِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ، فَلاَ نُحِبُّ أَنْ نَدَعَهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى أَيِّ شَيْءٍ يَصِيرُ شَأْنُهُ، وَقَدْ أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ -وحَدَّثَنَا عَمْرٌو غَيْرَ مَرَّةٍ فَلَمْ يَذْكُرْ وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ أَوْ :فَقُلْتُ لَهُ :فِيهِ وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ؟ فَقَالَ :أُرَى فِيهِ وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ - فَقَالَ :نَعَمِ، ارْهَنُونِي، قَالُوا :أَيَّ شَيْءٍ تُرِيدُ؟ قَالَ :ارْهَنُونِي نِسَاءَكُمْ، قَالُوا :كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا وَأَنْتَ أَجْمَلُ العَرَبِ، قَالَ : فَارْهَنُونِي أَبْنَاءَكُمْ، قَالُوا :كَيْفَ نَرْهَنُكَ أَبْنَاءَنَا، فَيُسَبُّ أَحَدُهُمْ، فَيُقَالُ :رُهِنَ بِوَسْقٍ أَوْ وَسْقَيْنِ، هَذَا عَارٌ عَلَيْنَا، وَلَكِنَّا نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ -قَالَ سُفْيَانُ :يَعْنِي السِّلاَحَ -فَوَاعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ، فَجَاءَهُ لَيْلًا وَمَعَهُ أَبُو نَائِلَةَ، وَهُوَ أَخُو كَعْبٍ مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَدَعَاهُمْ إِلَى الحِصْنِ، فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ :أَيْنَ تَخْرُجُ هَذِهِ السَّاعَةَ؟ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، وَأَخِي أَبُو نَائِلَةَ، وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو، قَالَتْ :أَسْمَعُ صَوْتًا كَأَنَّهُ يَقْطُرُ مِنْهُ الدَّمُ، قَالَ :إِنَّمَا هُوَ أَخِي مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَرَضِيعِي أَبُو نَائِلَةَ إِنَّ الكَرِيمَ لَوْ دُعِيَ إِلَى طَعْنَةٍ بِلَيْلٍ لَأَجَابَ، قَالَ : وَيُدْخِلُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ مَعَهُ رَجُلَيْنِ -قِيلَ لِسُفْيَانَ :سَمَّاهُمْ عَمْرٌو؟ قَالَ :سَمَّى بَعْضَهُمْ -قَالَ عَمْرٌو :جَاءَ مَعَهُ بِرَجُلَيْنِ، وَقَالَ :

غَيْرُ عَمْرٍو :أَبُو عَبْسِ بْنُ جَبْرٍ، وَالحَارِثُ بْنُ أَوْسٍ، وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ عَمْرٌو :جَاءَ مَعَهُ بِرَجُلَيْنِ، فَقَالَ :إِذَا مَا جَاءَ فَإِنِّي قَائِلٌ بِشَعَرِهِ فَأَشَمُّهُ، فَإِذَا رَأَيْتُمُونِي اسْتَمْكَنْتُ مِنْ رَأْسِهِ، فَدُونَكُمْ فَاضْرِبُوهُ، وَقَالَ مَرَّةً :ثُمَّ أُشِمُّكُمْ، فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ مُتَوَشِّحًا وَهُوَ يَنْفَحُ مِنْهُ رِيحُ الطِّيبِ، فَقَالَ :مَا رَأَيْتُ كَاليَوْمِ رِيحًا، أَيْ أَطْيَبَ، وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو :قَالَ: عِنْدِي أَعْطَرُ نِسَاءِ العَرَبِ وَأَكْمَلُ العَرَبِ، قَالَ عَمْرٌو :فَقَالَ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَشُمَّ رَأْسَكَ؟ قَالَ :نَعَمْ، فَشَمَّهُ ثُمَّ أَشَمَّ أَصْحَابَهُ، ثُمَّ قَالَ: أَتَأْذَنُ لِي؟ قَالَ :نَعَمْ، فَلَمَّا اسْتَمْكَنَ مِنْهُ، قَالَ :دُونَكُمْ، فَقَتَلُوهُ، ثُمَّ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ.

ترجمہ: حضرت عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کون ہے جو کعب بن اشرف کو قتل کرے؟ کیونکہ اس نے اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کو اذیت دی ہے، اس پر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے، اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں اس کو قتل کر دوں؟

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، پھر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے اجازت دیں تا کہ میں کچھ کہہ سکوں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اجازت ہے، محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کعب بن اشرف کے پاس آئے اور کہا یہ شخص ہم سے صدقات مانگتا ہے اس نے ہم کو تکلیف میں ڈال رکھا ہے، میں تیرے پاس قرض طلب کرنے آیا ہوں، اس نے کہا خدا کی قسم تم اس سے اور بھی دکھ اٹھاؤ گے، محمد بن مسلمہ نے کہا کہ ہم اسکی اتباع کر چکے ہیں یہ پسند نہیں کرتے کہ اس کو چھوڑ دیں، دیکھتے ہیں کہ یہ معاھدہ کیا رخ اختیار کرتا ہے، ہمارا ارادہ ہے کہ تم ہم کو ایک، دو وسق قرض دو، (ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع تقریبا چار کلو کا ہوتا ہے لھذا ایک وسق تقریبا چھ من کا ہوا) کعب بن اشرف نے کہا، ہاں

قرض لے لو مگر میرے پاس کچھ رہن رکھ دو (تو محمد بن مسلمہ اور ان کے ساتھیوں) نے کہا کس چیز کا ارادہ کرتے ہو؟ کعب بن اشرف نے کہا کہ تم اپنی عورتوں کو رہن رکھو، انہوں نے کہا کہ ہم اپنی عورتوں کو تمھارے پاس کیسے رہن رکھیں؟ حالانکہ تم سارے عرب میں خوبصورت اور حسین ہو، اس نے کہا کہ اپنے بیٹے رہن رکھو، انہوں نے کہا ہم اپنے بیٹے تمھارے پاس کیسے رہن رکھ دیں جو کوئی ان کے ساتھ لڑے گا ان کو گالی دے گا، ایک یا دو وسق میں گروی رکھے ہوئے یہ ہمارے لئے بہت شرمندگی اور ندامت کی بات ہے البتہ ہم تمھارے پاس ہتھیار رہن رکھ سکتے ہیں، اس سے پھر دوسری بار آنے کا وعدہ کیا، چنانچہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ رات کے وقت اس کے پاس آئے ابو نائلہ جو کہ کعب بن اشرف کا رضاعی بھائی بھی ان کے ساتھ تھا دوسری روات کے مطابق حارث بن اوس، ابوعبس بن جبیر اور عباد بن بشیر کو بھی ساتھ لانے کا وعدہ کیا، غرضیکہ کعب نے قلعہ میں بلالیا، ان کی طرف نیچے اترنے لگا، اس کی بیوی بولی اس وقت کہاں جارہے ہو؟ میں اسوقت ایسی آواز سن رہی ہوں گویا کہ اس سے خون ٹپک رہا ہے، کعب نے کہا کہ محمد بن مسلمہ اور میرا رضاعی بھائی ابو نائلہ ہے کوئی فکر کی بات نہیں ہے، خاندانی شریف آدمی کو رات کے وقت بھی نیزہ زنی کی بلایا جائے تو اس کو قبول کر لینا چاہئے، ادھر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا جب کعب بن اشرف آئے گا تو میں اس کے سار کے بال پکڑ کر سونگھوں گا، جب تم دیکھو کہ میں نے اسکا سر مضبوطی سے پکڑ لیا ہے تو تم اس کے قریب ہو کر اسکو قتل کر دینا، چنانچہ کعب بن اشرف کپڑا اوڑھے ہوئے ان کے پاس آیا اس حال میں کہ اس سے خوشبو مہک رہی تھی، محمد مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے آج کے دن کی طرح خوشبودار ہوا کبھی بھی محسوس نہیں کی، کعب بن اشرف نے کہا مستورات عرب کی سردار زیادہ خوشبو والی میرے پاس ہے، محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں تمھارا سر سونگھ سکتا ہوں؟ کعب نے کہا کہ سونگھ لو، محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس کو سونگھا اور اپنے ساتھیوں کو بھی اس کی

دعوت دی، ایک بار دوبارہ خواہش کرتے ہوئے کہا: کیا میں ایک بار پھر سونگھ سکتا ہوں؟ کعب بن اشرف نے کہا کہ اجازت ہے، جب محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اسکو پوری طرح قابو کرلیا تو اپنے ساتھیوں کو کہا کہ قریب آجاؤ اور اسکو قتل کردو، تو انہوں نے ایسا ہی کیا پھر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ کو پورے قصہ کی اطلاع دی۔ (۴)

پانچواں فیصلہ

رسول اللہ ﷺ نے منافق کا خون رائگاں قرار دیا

عن ابن عباس وابن ابی حاتم من طریق ابن لهیعة عن ابی الأسود مرسلا وکذا ذکر البغوی قول الکلبی عن ابی صالح عن ابن عباس ان منافقا وسماه الکلبی بشرا خاصم یهودیا فدعاه الیهودی الی النبی صلی الله علیه وسلم ودعاه المنافق الی کعب بن الأشرف وابی الیهودی ان یخاصمه الا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فلمّا رای المنافق ذلک اتی معه الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقضی رسول الله صلی الله علیه وسلم للیهودی فلما خرجا من عنده لزمه المنافق وقال انطلق بنا الی عمر فاتیا عمر رضی الله عنه فقال الیهودی اختصمت انا وهذا الی محمد (صلی الله علیه وسلم) فقضی لی علیه فلم یرض بقضائه وزعم انه مخاصم إلیک فقال عمر رضی الله عنه للمنافق أکذلک قال نعم قال لهما رویدکما حتی اخرج الیکما فدخل عمر رضی الله عنه البیت وأخذ السیف واشتمل علیه ثم خرج فضرب به المنافق حتی برد وقال هکذا أقضی بین من لم یرض بقضاء الله وقضاء رسوله.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، بشر نامی ایک منافق کا ایک یہودی سے جھگڑا تھا' یہودی نے کہا چلو سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے طے کرالیں منافق نے خیال کیا کہ حضور تو بے رعایت محض حق فیصلہ دیں گے اس کا مطلب حاصل نہ ہوگا اس لئے اُس نے باوجود مدعیِ ایمان ہونے کے یہ کہا کہ کعب بن اشرف یہودی کو پنچ بناؤ (قرآن کریم میں طاغوت سے اس کعب بن اشرف کے پاس فیصلہ لے جانا مراد ہے) یہودی جانتا تھا کہ کعب رشوت خوار ہے اِس لئے اُس نے باوجود ہم مذہب ہونے کے اُس کو پنچ تسلیم نہ کیا ناچار منافق کو فیصلہ کے لئے سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے حضور آنا پڑا۔ حضور نے جو فیصلہ دیا وہ یہودی کے موافق ہوا یہاں سے فیصلہ سننے کے بعد پھر منافق یہودی کے درپے ہوا اور اسے مجبور کر کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا یہودی نے آپ سے عرض کیا کہ میرا اس کا معاملہ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طے فرما چکے لیکن یہ حضور کے فیصلہ سے راضی نہیں آپ سے فیصلہ چاہتا ہے فرمایا کہ ہاں میں ابھی آ کر اس کا فیصلہ کرتا ہوں یہ فرما کر مکان میں تشریف لے گئے اور تلوار لا کر اُس کو قتل کر دیا اور فرمایا جو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ سے راضی نہ ہو اُس کا میرے پاس یہ فیصلہ ہے۔(۵)

روایت پر اعتراض کا جواب

حافظ ابن کثیر نے کہا یہ ابن لھیعہ کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے

وَكَذَا رَوَاهُ ابْنُ مَرْدُويه مِنْ طَرِيقِ ابْنِ لَهِيعة، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ بِهِ .وَهُوَ أَثَرٌ غَرِيبٌ، وَهُوَ مُرْسَلٌ، وَابْنُ لَهِيعَةَ ضَعِيف وَاللَّهُ أَعْلَمُ.(۱)

اس کا جواب

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۴۲ ھجری) فرماتے ہیں

مَن كان مَثل ابن لهيعه بمصر فى كثرة حديثه وضبطه واتقانه .

ملک مصر میں کثرتِ حدیث اور حدیث کے ضبط واتقان میں ابن لھیعہ جیسا کون ہوسکتا ہے۔(۲)

امام ابوداؤد امام احمد بن حنبل کے حوالے سے نقل کرتے ہیں

ماكان مُحدّث مصر الاابن لهيعه .

ترجمہ: مصر میں محدث صرف ابن لھیعہ ہیں (۳)

امام محمد بن یحیی بن حبان اپنے والد سے بیان کرتے ہیں (المتوفی ۲۰۸ ھجری) کہ

مارأيت احفظ من ابن لهيعة بعد هشيم .

میں نے ہشیم کے بعد ابن لھیعہ جیسا صاحبِ حافظہ نہیں دیکھا۔ (۴)

امام احمد بن صالح (التوفی ۲۴۸) فرماتے ہیں

كان ابن لهيعة صحيح الكتاب طلاباً للعلم۔

ابن لھیعہ کتاب کے اعتبار سے صحیح ہیں اور بہت زیادہ علم حاصل کرنے والے تھے

(۵)۔

چھٹا فیصلہ

ابو عفک یہودی کا قتل

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ ، وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو مُصْعَبٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُصْعَبِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَشْيَاخِهِ، قَالَا :إِنَّ شَيْخًا مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ يُقَالُ لَهُ أَبُو عَفَكٍ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا، قَدْ بَلَغَ عِشْرِينَ وَمِائَةَ سَنَةٍ حِينَ قَدِمَ النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، كَانَ يُحَرِّضُ عَلَى عَدَاوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَدْخُلْ فِي الْإِسْلَامِ .فَلَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَدْرٍ رَجَعَ وَقَدْ ظَفَّره الله بما ظفّره،فَحَسَدَهُ وَبَغى فَقَالَ .فَقَالَ سَالِمُ بْنُ عُمَيْرٍ، وَهُوَ أَحَدُ الْبَكَّائِينَ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ :عَلَيَّ نَذْرٌ أَنْ أَقْتُلَ أَبَا عَفَكٍ أَوْ أَمُوتَ دُونَهُ .فَأَمْهَلَ فَطَلَبَ لَهُ غِرَّةً، حَتَّى كَانَتْ لَيْلَةٌ صَائِفَةٌ، فَنَامَ أَبُو عَفَكٍ بِالْفِنَاءِ فِي الصَّيْفِ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَأَقْبَلَ سَالِمُ بْنُ عُمَيْرٍ، فَوَضَعَ السَّيْفَ عَلَى كَبِدِهِ حَتَّى خَشَّ فِي الْفِرَاشِ، وَصَاحَ عَدُوّ اللهِ فَثَابَ إِلَيْهِ أُنَاسٌ مِمَّنْ هُمْ عَلَى قَوْلِهِ، فَأَدْخَلُوهُ مَنْزِلَهُ وَقَبَرُوهُ .وَقَالُوا :مَنْ قَتَلَهُ؟ وَاللهِ لَوْ نَعْلَمُ مَنْ قَتَلَهُ لَقَتَلْنَاهُ بِهِ !

ترجمہ: امام واقدی نے اپنی سند کے ساتھ بیان کیا ہے کہ بنوعمرو بن عوف میں ایک بوڑھا تھا جس کا نام ابوعفک تھا، جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو اس کی عمر ۱۲۰ سال تھی، اور اسلام نہ لایا اور رسول اللہ ﷺ کی دشمنی پر لوگوں کو ابھارتا جب رسول اللہ ﷺ بدر سے فتح و نصرت خداوندی پا کر واپس تشریف لائے تو اس نے بغاوت کر دی اور یہ اشعار کہے،

قَدْ عِشْتُ حِينًا وَمَا إِنْ أَرَى ... مِنَ النَّاسِ دَارًا وَلَا مَجْمَعًا

أَجَمَّ عُقُولًا وَآتَى إِلَى ... مُنِيبٍ سِرَاعًا إِذَا مَا دَعَا

فَسَلَّبَهُمْ أَمْرَهُمْ رَاكِبٌ ... حَرَامًا حَلَالًا لِشَتَّى مَعًا

فَلَوْ كَانَ بِالْمُلْكِ صَدَّقْتُمْ ... وَبِالنَّصْرِ تَابَعْتُمْ تُبَّعَا

حضرت سالم بن عمیر رضی اللہ عنہ بنونجار سے تھے اور غزوہ تبوک میں عدم شرکت پر رونے والے تھے، انہوں نے قسم کھائی کہ اس کو قتل کروں گا یا خود ہی نہ رہوں گا، وہ انتظار میں رہے حتی کہ ایک دن چاندنی رات میں گرمی کے موسم میں ابوعفک بنوعمرو کے صحن میں سویا ہوا تھا، حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے اس کے سینے پر تلوار ماری جو اس کی ستر تک چلی گئی، اللہ تعالی کا دشمن چیخا، لوگ جمع ہو گئے، انہوں نے قبر کھودی اس کو دفن کر دیا اور کہا اگر ہم کو پتہ چل جاتا کہ قاتل کون ہے تم ہم اسکو قتل کر دیتے۔ (٦)

ساتواں فیصلہ

انس بن زنیم الدیلی کا خون مباح قرار دیا

ان انس بن زنيم الديلى وكان ممن فى قريش وهدنتهم مع رسول الله ﷺ هجارسول رسول الله ﷺ فسمعه غلام من خزاعة فشجه فصار الشر مع ماكان كان بين الحيين وجائت خذاعة الى رسول الله ﷺ يستنصرونه وانشدوه القصيدة المشهورة اولها

لاهُمّ انى ناشد محمدا حلف ابينا وابيک الاتلدا

فلما فرغ الركب قالوا : يارسول الله ان انس من زنيم الديلى قدهجاك فندر رسول الله ﷺ دمه فبلغ ذلک انس ابن الزنيم فقدم معتذراً يارسول الله ﷺ ومدحه لقصيدة اولها

أأنت الّذى تُهدَى مَعَدّ بِأَمرِهِ بَلُ اللهُ يَهْدِيهِمُ وَقَالَ لَکَ اشُهَدُ

وفيها

فَمَا حَمَلت مِنُ نَاقَةٍ فَوُقَ رَحُلِهَا أَبَرّ وَأَوُفَى ذِمّةً مِنُ مُحَمّدِ

أَحَثّ عَلَى خَيُرٍ وَأَوُسَعَ نَائِلا إِذَا رَاحَ يَهْتَزّ اهُتِزَازَ الُمُهَنّدِ

وَأَكُسَى لِبُرُدِ الُخَالِ قَبُلَ اجُتِذَابِهِ وَأَعُطَى بِرَأُسِ السّابِقالُمُتَجَرّدِ

تَعَلّمُ رَسُولَ اللهِ أَنّکَ مُدُرِكِى وَأَنّ وَعِيدًا مِنکَ كَالأَخذِ بِالُيَدِ

تَعَلّمُ رَسُولَ اللهِ أَنّکَ قَادِرٌ عَلَى كُلّ سَكُن مِنُ تِهَامِ وَمُنُجِدِ

وَنُبّى رَسُولَ اللهِ أَنّى هَجَوُته فَلا رَفَعَتُ سَوُطِى إِلَىّ إِذُن يَدِى

سِوَى أَنّنِى قَدُ قُلت يَا وَيُحَ فِتُيَةٍ أُصِيبُوا بِنَحِسٍ يَوُمَ طَلُقٍ وَأَسُعَد

أَصَابَهُمُ مَنُ لَمُ يَكُنُ لِدِمَائِهِمُ كِفَاءً فَعَزّتُ عَبُرَتِى وَتَبَلّدِى

ذُؤَيُبٌ وَكُلُثُومٌ وَسَلُمَى تَتَابَعُوا جَمِيعًا فَإِلّا تَدُمَعُ الُعَيُنُ أَكُمَدِ

عَلَى أَنّ سَلُمَى لَيُسَ فِيهِمُ كَمِثُلِهِ وَإِخُوَتِهِ أَوُ هَلُ مُلُوکٌ كَأَعُبُدِ

وَإِنِّی لاَ عِرْضًا خرَقْتُ وَلاَ دَمًا هَـرَقْتُ فَفكِّرْ عَالِمَ الْحَقِّ وَاقْصِدِ

أَنْشَدَنِيهَا حِزَامٌ.

وَبَلَغَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصِيدَتُهُ وَاعْتِذَارُهُ، وَكَلَّمَهُ نَوْفَلُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الدِّيلِيّ فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ، أَنْتَ أَوْلَى النَّاسِ بِالْعَفْوِ، وَمَنْ مِنَّا لَمْ يُعَادِك وَيُؤْذِک، وَنَحْنُ فِی جَاهِلِيَّةٍ لا ندريمَا نَأْخُذُ وَمَا نَدُعُ حَتَّى هَدَانَا اللَّهُ بِک مِنْ الْهَلَكَةِ، وَقَدْ كَذَبَ عَلَيْهِ الرَّكْبُ وَكَثَّرُوا عِنْدَک .فَقَالَ :دَعْ الرَّكْبَ، فَإِنَّا لَمْ نَجِدْ بِتِهَامَةَ أَحَدًا مِنْ ذِی رَحِمٍ وَلَا بَعِيدِ الرَّحِمِ كَانَ أَبَرَّ بِنَا مِنْ خُزَاعَةَ .فَأَسْكَتَ نَوْفَلُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رسول الله صلى الله عليه وسلم :قد عَفَوْت عَنْهُ .قَالَ نَوْفَلٌ :فِدَاک أَبِی وَأُمِّی!

ترجمہ: اہل سیر نے لکھا کہ انس بن زنیم الدیلی جو کہ قریش کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صلح میں شریک تھا نے رسول اللہ ﷺ ہجو کی ،قبیلہ خزاعہ کے نوجوان نے سنا تو اس نے حملہ کر کے اس کو زخمی کر دیا، اب دونوں نے قبیلوں کے درمیان لڑائی بھڑک اٹھی، خزاعہ کے لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مدد کی دوخواست کرنے لگے، اور یہ قصیدہ پڑھا جس کا پہلا شعر یہ ہے

لاھُمَّ انی ناشد محمداً حلف ابینا وابیک الاتلدا

قصیدہ سے فارغ ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ، انس بن زنیم الدیلی نے آپ کی گستاخی کی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا خون مباح قرار دے دیا، جب انس بن زنیم کو اس کی اطلاع ملی تو وہ رسول اللہ ﷺ سے معافی مانگنے کے لئے اس نے ایک قصیدہ لکھا اس کا پہلا شعر یہ ہے

أأنت الَّذِی تُهْدَى مَعَدّ بِأَمْرِهِ بَلُ اللهُ يَهْدِيهِمْ وَقَالَ لَک اشْهَدْ

اور اس میں یہ اشعار بھی ہیں

فَمَا حَمَلَت مِنْ نَاقَةٍ فَوقَ رَحْلِهَا — أَبَرَّ وَأَوْفَى ذِمَّةً مِنْ مُحَمَّدِ

أَحَثَّ عَلَى خَيرٍ وَأَوْسَعَ نَائِلًا — إِذَا رَاحَ يَهْتَزُّ اهْتِزَازَ الْمُهَنَّدِ

وَأَكْسَى لِبُرْدِ الْخَالِ قَبْلَ اجْتِذَابِهِ — وَأَعْطَى بِرَأْسِ السَّابِقِ الْمُتَجَرِّدِ

تَعَلَّمْ رَسُولَ اللهِ أَنَّكَ مُدْرِكِي — وَأَنَّ وَعِيدًا مِنْكَ كَالْأَخْذِ بِالْيَدِ

تَعَلَّمْ رَسُولَ اللهِ أَنَّكَ قَادِرٌ — عَلَى كُلِّ سَكْنٍ مِنْ تِهَامٍ وَمُنْجِدِ

وَنُبِّي رَسُولَ اللهِ أَنِّي هَجَوْتُه — فَلَا رَفَعَتْ سَوْطِي إِلَيَّ إِذَنْ يَدِي

سِوَى أَنَّنِي قَدْ قُلْتُ يَا وَيْحَ فِتْيَةٍ — أُصِيبُوا بِنَحْسٍ يَوْمَ طَلْقٍ وَأَسْعَدِ

أَصَابَهُمْ مَنْ لَمْ يَكُنْ لِدِمَائِهِمْ — كِفَاءً فَعَزَّتْ عَبْرَتِي وَتَبَلُّدِي

ذُؤَيْبٌ وَكُلْثُومٌ وَسَلْمَى تَتَابَعُوا — جَمِيعًا فَإِلَّا تَدْمَعُ الْعَيْنُ أَكْمَدِ

عَلَى أَنَّ سَلْمَى لَيْسَ فِيهِمْ كَمِثْلِهِ — وَإِخْوَتِهِ أَوْ هَلْ مُلُوكٌ كَأَعْبُدِ

وَإِنِّي لَا عِرْضًا خَرَقْتُ وَلَا دَمًا — هَرَقْتُ فَفَكِّرْ عَالِمَ الْحَقِّ وَاقْصِدِ

نوفل بن معاویہ دیلی کے ذریعے یہ قصیدہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ تو تمام لوگوں سے بڑھ کر معاف کرنے والے ہیں، ہم میں کوئی بھی آپ ﷺ کو اذیت دینے کی سوچ بھی نہیں سکتا ہم جاہلیت میں تھے، ہم نہیں جانتے تھے کہ کیا عقائد و اعمال ہونے چاہییں اور کیا نہیں، حتی کہ اللہ تعالی نے آپ ﷺ کے صدقے سے ہم کو ھدایت دی اور ہم کو ھلاکتوں سے نجات عطا فرمائی، ان لوگوں نے آپ ﷺ کے ہاں کذب بیانی سے کام لیا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان آنے والوں کو چھوڑ دو، فرمایا کہ ہم نے تہامہ میں خزاعہ سے بڑھ کر کوئی قریبی رشتہ دار یا بعید اچھا نہیں پایا، اس پر نوفل خاموش ہو گئے، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جاؤ میں نے اس کو معاف کر دیا ہے، نوفل نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ پر میرے ماں اور باپ قربان ہوں۔(۷)

آٹھواں فیصلہ

عصماء بنت مروان کا قتل

عن عبدالله بن عباس رضی الله عنهماقال : هَجت امرٔة من خطمة النبی ﷺ فَقَالَ رسولُ اللـه ﷺ مَن لِی بِها؟ قَالَ رَجُلٌ مِن قومِهاانایارسول الله ﷺ فنهض فقتلهافاُخبرَالنبی ﷺ بذلک لَاینتطِح فِیهاعنزان .

ترجمة: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بنی خطمہ کی ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون ہے جو اس کا کام پورا کرے؟ اسی کی قوم سے ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں اس کام کے لئے حاضر ہوں، تو اس نے جاکر اس کو قتل کردیا، جب رسول اللہ ﷺ کو اس بات کی اطلاع دی گئی تو فرمایا: اس میں تو کسی کو کوئی اختلاف ونزاع نہیں ہے۔(۸)

عصماء بنت مروان کے قتل کا مکمل واقعہ

حَدَّثَنِی عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِیهِ، أَنَّ عَصْمَاءَ بِنْتَ مَرْوَانَ مِنْ بَنِی أُمَیَّةَ بْنِ زَیْدٍ، کَانَتْ تَحْتَ یَزِیدَ بْنِ زَیْدِ بْنِ حِصْنٍ الْخَطْمِیِّ، وَکَانَتْ تُؤْذِی النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَتَعِیبُ الْإِسْلَامَ، وَتُحَرِّضُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَتْ شِعْرًا:

فَبِاسْتِ بَنِی مَالِکٍ وَالنَّبِیتِ ... وَعَوْفٍ وَبِاسْتِ بَنِی الْخَزْرَجِ

أَطَعْتُمْ أَتَاوِیَّ مِنْ غَیْرِکُمْ ... فَلَا مِنْ مُرَادٍ وَلَا مُذْحِجِ

تَرَجَّوْنَهُ بَعْدَ قَتْلِ الرُّءُوسِ ... کَمَا یُرْتَجَی مَرَقُ الْمُنْضَجِ

قَالَ عُمَیْرُ بْنُ عَدِیِّ بْنِ خَرَشَةَ بْنِ أُمَیَّةَ الْخَطْمِیُّ حِینَ بَلَغَهُ قولهاوَتَحْرِیضُهَا :اللَّهُمَّ، إِنَّ لَکَ عَلَیَّ نَذْرًا لَئِنْ رَدَدْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِلَی الْمَدِینَةِ لَأَقْتُلَنَّهَا -وَرَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِبَدْرٍ -فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ الله صلى الله عليه وسلم مِن بدر جَاءَهَا عُمَيْرُ بْنُ عَدِيّ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهَا فِي بَيْتِهَا، وَحَوْلَهَا نَفَرٌ مِنْ وَلَدِهَا نِيَامٌ، مِنْهُمْ مَنْ تُرْضِعُهُ فِي صَدْرِهَا، فَجَسَّهَا بِيَدِهِ، فَوَجَدَ الصَّبِيّ تُرْضِعُهُ فَنَحَّاهُ عَنْهَا، ثُمَّ وَضَعَ سَيْفَهُ عَلَى صَدْرِهَا حَتَّى أَنْفَذَهُ مِنْ ظَهْرِهَا، ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى صَلَّى الصُّبْحَ مَعَ النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ. فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ إِلَى عُمَيْرٍ فَقَالَ :أَقَتَلْتَ بِنْتَ مَرْوَانَ؟ قَالَ :نَعَمْ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ الله .وخشي عمير أن يكون فتات عَلَى النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهَا فَقَالَ :هَلْ عَلَيَّ فِي ذَلِكَ شَيْءٌ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ :لَا يَنْتَطِحُ فِيهَا عَنْزَانِ ، فَإِنَّ أَوَّلَ مَا سَمِعْتُ هَذِهِ الْكَلِمَةَ مِنَ النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قَالَ عُمَيْرٌ :فَالْتَفَتَ النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَنْ حَوْلَهُ فَقَالَ :إِذَا أَحْبَبْتُمْ أَنْ تَنْظُرُوا إِلَى رَجُلٍ نَصَرَ اللهَ وَرَسُولَهُ بِالْغَيْبِ، فَانْظُرُوا إِلَى عُمَيْرِ بْنِ عَدِيّ .فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ :اُنْظُرُوا إِلَى هَذَا الْأَعْمَى الَّذِي تَشَدَّدَ فِي طَاعَةِ اللهِ .فَقَالَ :لَا تَقُلِ الْأَعْمَى، وَلَكِنَّهُ الْبَصِيرُ!.

فَلَمَّا رَجَعَ عُمَيْرٌ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ بَنِيهَا فِي جَمَاعَةٍ يَدْفِنُونَهَا، فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ حِينَ رَأَوْهُ مُقْبِلًا مِنَ الْمَدِينَةِ، فَقَالُوا: يَا عُمَيْرُ، أَنْتَ قَتَلْتَهَا؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فكيدوني جميعا ثم لا تنظرون، فو الذي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ قُلْتُمْ بِأَجْمَعِكُمْ مَا قَالَتْ لَضَرَبْتُكُمْ بِسَيْفِي هَذَا حَتَّى أَمُوتَ أَوْ أَقْتُلَكُمْ .فيومئذ ظهر الإسلامُ فِي بَنِي خَطْمَةَ، وَكَانَ مِنْهُمْ رِجَالٌ يَسْتَخْفُونَ بِالْإِسْلَامِ خَوْفًا مِنْ قَوْمِهِمْ،

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ عصماء بنت مروان بنی امیہ بن زید میں سے تھی جو کہ یزید بن زید بن حصن الخطمی

کے نکاح میں تھی یہ رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کیا کرتی تھی اور اسلام کے خلاف بکواس کیا کرتی تھی اور اہل اسلام کے خلاف لوگوں کو بھڑکاتی تھی، اور وہ اس طرح کے اشعار پڑھا کرتی تھی،

فَباسْتِ بَنِی مَالِکٍ والنّبِیت　　وَعَوفٍ وَبِاسْتِ بَنِی الْخَزْرَج

أَطَعْتُمْ أَتَاوِی مِنْ غَیرِکُم　　فَلا مِنْ مُرَادٍ وَلَا مُذْحِجِ

تَرَجّونَهُ بَعْدَ قَتْلِ الرّءُوسِ　　کَمَا یُرتَجَی مَرَقُ الْمُنضَجِ

یہ اشعار حضرت عمیر بن عدی الخطمی رضی اللہ عنہ کو جب پہنچے تو آپ نے منت مانی کہ اگر رسول اللہ ﷺ خیریت سے بدر سے واپس تشریف لے آئیں تو میں اس کو قتل کروں گا، تب رسول اللہ ﷺ بدر میں تھے، جب رسول اللہ ﷺ بدر سے واپس تشریف لائے تو حضرت عمیر بن عدی رضی اللہ عنہ رات کے وقت اس کے گھر میں داخل ہوئے اس کے گرد اس کے بچے سوئے ہوئے تھے، ایک بچہ اس کے سین پر لیٹا ہوا دودھ پی رہا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے ہاتھ کے ساتھ ٹٹولا تو اس کے بچے کو ایک طرف کر دیا، تلوار کو سینے پر رکھ کر زور سے دبایا تو وہ اس کی پشت کی جانب سے نکل گئی، وہاں سے نکل کر مسجد نبوی شریف میں آئے اور صبح کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ادا کی، رسول اللہ ﷺ نے جب سلام پھیرا اور عمیر بن عدی کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ اے عمیر تم نے اس کو قتل کیا ہے؟ عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ ﷺ میں نے ہی اس کو قتل کیا ہے، یہ کہتے ہوئے حضرت عمیر بن عدی رضی اللہ عنہ ڈر رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت لئے بغیر ایسا کام کر دیا ہے،

عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ ﷺ مجھ پر کچھ لازم تو نہیں؟ فرمایا اس میں تو کوئی دوسری رائے ہی نہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ یہ کلمات ہم نے پہلی بار رسول اللہ ﷺ سے ہی سنے، رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا:

اگر تم ایسا شخص دیکھنا چاہو جس نے اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کی غائبانہ خدمت کی ہے تو عمیر بن عدی کو دیکھ لو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے اس نابینا کو دیکھو جس نے رات کے وقت اللہ تعالی کی اطاعت کا فریضہ نبھایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نابینا نہ کہو یہ تو بینا ہے جب حضرت عمیر بن عدی رضی اللہ عنہ گھر پہنچے تو وہاں لوگ اس گستاخ عورت کو دفن کر رہے تھے، انہوں نے جب حضرت عمیر بن عدی رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو قریب آ کر پوچھنے لگے کیا اس کو تم نے قتل کیا ہے؟ فرمایا ہاں: جو کرنا چاہتے ہو کرلو، اللہ کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم تمام لوگ بھی وہ بات کرو جو اس نے کی تھی تو میں اسی تلوار سے تم سب کو قتل کر دوں گا، حتی کہ میں مر جاؤں یا تم کو قتل کر دوں، اس گستاخ عورت کے قتل کے بعد خطمی علاقہ میں اسلام کا غلبہ ہو گیا حالانکہ کچھ لوگ پہلے اپنی قوم سے اسلام کو مخفی رکھ رہے تھے۔(۹)

نواں فیصلہ

ابن خطل کا قتل

أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ :حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُفَضَّلٍ قَالَ : حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ قَالَ :زَعَمَ السُّدِّيُّ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ أَمَّنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ، إِلَّا أَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَامْرَأَتَيْنِ وَقَالَ :اقْتُلُوهُمْ، وَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمْ مُتَعَلِّقِينَ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، عِكْرِمَةُ بْنُ أَبِي جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَطَلٍ وَمَقِيسُ بْنُ صُبَابَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي السَّرْحِ، فَأَمَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَطَلٍ فَأُدْرِكَ وَهُوَ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَاسْتَبَقَ إِلَيْهِ سَعِيدُ بْنُ حُرَيْثٍ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَسَبَقَ سَعِيدٌ عَمَّارًا، وَكَانَ أَشَبَّ الرَّجُلَيْنِ فَقَتَلَهُ، وَأَمَّا مَقِيسُ بْنُ صُبَابَةَ فَأَدْرَكَهُ النَّاسُ فِي السُّوقِ فَقَتَلُوهُ، وَأَمَّا عِكْرِمَةُ فَرَكِبَ الْبَحْرَ، فَأَصَابَتْهُمْ عَاصِفٌ، فَقَالَ أَصْحَابُ السَّفِينَةِ :أَخْلِصُوا، فَإِنَّ آلِهَتَكُمْ لَا تُغْنِي عَنْكُمْ شَيْئًا هَاهُنَا .فَقَالَ عِكْرِمَةُ :وَاللَّهِ لَئِنْ لَمْ يُنَجِّنِي مِنَ الْبَحْرِ إِلَّا الْإِخْلَاصُ، لَا يُنَجِّينِي فِي الْبَرِّ غَيْرُهُ، اللَّهُمَّ إِنَّ لَكَ عَلَيَّ عَهْدًا، إِنْ أَنْتَ عَافَيْتَنِي مِمَّا أَنَا فِيهِ أَنْ آتِيَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَضَعَ يَدِي فِي يَدِهِ، فَلَأَجِدَنَّهُ عَفُوًّا كَرِيمًا، فَجَاءَ فَأَسْلَمَ، وَأَمَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي السَّرْحِ، فَإِنَّهُ اخْتَبَأَ عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فَلَمَّا دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ إِلَى الْبَيْعَةِ، جَاءَ بِهِ حَتَّى أَوْقَفَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :يَا رَسُولَ اللَّهِ، بَايِعْ عَبْدَ اللَّهِ، قَالَ :فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ، ثَلَاثًا كُلَّ ذَلِكَ يَأْبَى، فَبَايَعَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ :أَمَا كَانَ فِيكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ يَقُومُ إِلَى هَذَا حَيْثُ رَآنِي كَفَفْتُ يَدِي عَنْ بَيْعَتِهِ

فَیَقْتُلُهُ فَقَالُوا :وَمَا یُدْرِینَا یَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا فِی نَفْسِکَ، هَلَّا أَوْمَأْتَ إِلَیْنَا بِعَیْنِکَ؟ قَالَ :إِنَّهُ لَا یَنْبَغِی لِنَبِیٍّ أَنْ یَکُونَ لَهُ خَائِنَةُ أَعْیُنٍ

ترجمہ: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد سے روایت فرماتے ہیں کہ جب مکہ مکرمہ فتح ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے سب کفار کو امن دیا سوائے چار مردوں اور دو عورتوں کے، ان کے بارے میں فرمایا کہ ان کو قتل کر دو، اگر چہ کعبہ کے پردوں میں بھی لٹکے ہوئے ہوں تو بھی قتل کر دو، چار مردوں میں ایک عکرمہ بن ابی جہل، عبداللہ بن خطل اور مقیس بن صبابہ، عبداللہ بن سعد بن ابی سرح۔ عبداللہ بن خطل کعبے کے پردوں میں لٹکا ہوا تھا اس کو قتل کرنے کے لئے دو آدمی دوڑے، ایک سعید بن حریث اور دوسرے حضرت عمار رضی اللہ عنہ۔ ان دونوں میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ بڑی عمر کے تھے اس وجہ سے حضرت سعید رضی اللہ عنہ پہلے پہنچ گئے تو انہوں نے اس کو قتل کر دیا اور مقیس بن صبابہ بازار میں تھا اس کو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے وہیں قتل کر دیا عکرمہ بن ابی جہل سمندری سفر پر روانہ ہو گیا تو سمندر میں جہاز پھنس گیا لوگوں نے اسکو کہا اب اپنے معبودوں کو پکارو کیونکہ تمھارے بت تو یہاں مدد نہیں کر سکتے۔ یہ سنتے ہی عکرمہ نے کہا، اللہ تعالی کی قسم مجھے سمندر میں اس کے علاوہ کوئی نہیں بچا سکتا تو مجھے خشکی میں بھی اس کے علاوہ کوئی نہیں بچا سکتا، اے اللہ میں تجھ سے وعدہ کرتا ہوں اگر اس مصیبت سے میں نکل گیا تو میں محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کروں گا تو ضرور میں ان کو معاف کرنے والا پاؤں گا پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت حاضر ہو کر کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا عبداللہ بن سعد بن ابی سرح حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس جا چھپا جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو بیعت کے لئے یاد فرمایا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کو لیکر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس کو بیعت فرمالیں، آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور تین بار عبداللہ کی طرف دیکھا گویا ہر بار بیعت سے انکار

فرمایا، اور تین دفعہ کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اس کو بیعت فرمالیا، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمانے لگے کہ تم میں کوئی ایسا سمجھدار نہ تھا جب میں نے اس کو بیعت کرنے سے ہاتھ روک لیا تھا وہ کھڑا ہو کر اس کو قتل کر دیتا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ہم کو آپ کے دل کی بات کیسے معلوم ہوتی، ؟ یارسول اللہ ﷺ آپ آنکھ سے اشارہ فرمادیتے، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نبی کے یہ شان نہیں وہ بظاہر چپ رہے اور آنکھ سے اس کے خلاف اشارہ کرے ۔(۱۰)

دسواں فیصلہ

ابن خطل کی دولونڈیاں

وقینتی ابن خطل وهما فرتنا وارنب ، كان يقول الشعر يهجو رسول الله ﷺ ويامرهما يُغنيان به ، وفي السيف المسلول وقتلت الأخرى، فاستؤمن لإحداهما فأسلمت.

ترجمہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر جن کے قتل کا حکم دیا ان میں ابن خطل کی دولونڈیاں بھی تھیں، ایک کا نام فرتنا اور دوسری ارنب تھی، ابن خطل رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کے اشعار کہتا تو دونوں گایا کرتی تھیں، السیف المسلول میں ہے کہ ان میں سے ایک قتل کردی گئی اور دوسری کو امان دیا گئی تو وہ اسلام لے آئی تھی۔(۱۱)

گیارہواں فیصلہ

سگی بہن کو قتل کر دیا

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو الْخَلَّالُ الْمَكِّيُّ، ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ، أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ، حَدَّثَهُ أَنَّ السَّلَمَ بْنَ يَزِيدَ ,وَيَزِيدَ بْنَ إِسْحَاقَ حَدَّثَاهُ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ أُمَيَّةَ، أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ أُخْتٌ وَكَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آذَتْهُ فِيهِ وشَتَمَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مُشْرِكَةً، فَاشْتَمَلَ لَهَا يَوْمًا عَلَى السَّيْفِ، ثُمَّ أَتَاهَا فَوَضَعَهُ عَلَيْهَا فَقَتَلَهَا، فَقَامَ بَنُوهَا فَصَاحُوا وَقَالُوا :قَدْ عَلِمْنَا مَنْ قَتَلَهَا أَفْتُقْتَلُ أُمُّنَا؟ وهَؤُلَاءِ قَوْمٌ لَهُمْ آبَاءٌ وَأُمَّهَاتٌ مُشْرِكُونَ، فَلَمَّا خَافَ عُمَيْرٌ أَنْ يَقْتُلُوا غَيْرَ قَاتِلِهَا ذَهَبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ : أَقَتَلْتَ أُخْتَكَ؟ قَالَ :نَعَمْ، قَالَ :وَلِمَ؟ قَالَ :إِنَّهَا كَانَتْ تُؤْذِينِي فِيكَ، فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَنِيهَا فَسَأَلَهُمْ؟ فَسَمَّوا غَيْرَ قَاتِلِهَا، فَأَخْبَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ وأَهْدَرَ دَمَهَا قَالُوا :سَمْعًا وَطَاعَةً.

ترجمہ: حضرت عمیر بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی بہن تھی جو کہ مشرکہ تھی، جب وہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو وہ رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے ان کو اذیت دیتی تھی، اور رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی، ایک دن یہ تلوار لیکر آئے اور اس کو قتل کر دیا اس کے بیٹے کھڑے ہوئے اور چیخ وپکار کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم کو پتہ ہے کہ اسکو کس نے قتل کیا ہے، ہماری ماں ڈالی گئی جب کہ یہاں ایسے لوگ بھی ہیں جن کے ماں باپ مشرک ہیں، جب حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کو خطرہ لاحق ہوا کہ وہ

اپنے ماں کے بدلے میں کسی اور بے گناہ کو قاتل جان کر قتل کر دیں گے تو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، رسول اللہ ﷺ کو اس قتل کی خبر دی تو سرکار ﷺ نے ان سے پوچھا کیا تم نے اپنی بہن کو مار ڈالا ہے؟ آپ نے عرض کیا جی یا رسول اللہ ﷺ، سرکار ﷺ نے پھر فرمایا کہ کیوں مارا ہے؟ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ وہ آپ کی گستاخی کرتی تو مجھے تکلیف ہوتی تھی، تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے بیٹوں کو بلایا (جو سارے رسول اللہ ﷺ پر ایمان رکھنے والے تھے) اور ان کے ان کے ماں کے قاتل کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور کا نام لیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو اس قتل کے بارے بتایا اور اس کا خون ضائع قرار دیا، مقتولہ کے بیٹوں جب رسول اللہ ﷺ کا فرمان سنا تو کہنے لگے کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی (۱۲)

حوالہ جات

(۱) (البخاری (۱۹:۵) رقم الحدیث ۴۰۳۹)

ابن ہشام فی السیرۃ النبویۃ (۲۱۶:۳)

کتاب المغازی للواقدی (۱:۳۹۱۔۳۹۵)

الطبقات الکبری لابن سعد (۱۹:۲، ۲۹)

تاریخ طبری (۴۹۳:۲۔۴۹۹)

فتح الباری لابن حجر (۳۴۵:۷)

اخرجہ الحافظ الدمیاطی فی سیرتہ ص ۳۱۲۔۲۱۴)

دلائل النبوۃ للبیہقی (۳۶:۴)

امتاع الاسماع (۳۰۹:۱۳)

المواہب الدنیۃ بالمنح المحمدیۃ للامام قسطلانی ((۳۱۲:۱)

شرح الزرقانی علی المواہب (۱۴۹:۳).

الرحیق المختوم (۲۹۴)

السیرۃ النبویۃ والدعوۃ فی العہد المدنی (۴۶۶:۱)

محمد ﷺ (۴۰۸:۱)

(۲) (ابوداؤد کتاب الحدود (۱۲۹:۴) رقم الحدیث ۴۳۶۱)

(سنن نسائی (۱۰۷:۷)

اخرجہ الامام حاکم فی المستدرک وقال: صحیح الاسناد علی شرط مسلم (۳۵۴:۴)

اخرجہ الدار قطنی فی سننہ (۱۱۲:۳۔۱۱۳)(۲۱۶:۴۔۲۱۷)

اخرجہ البیہقی فی سنن الصغیر (۲۳۱:۲)

اخرجہ البیہقی فی الکبیر (۶۰:۷)

اخرجہ البیہقی فی معرفۃ السنن والآثار (۲۵۶:۱۲)

(اخرجہ الخلال فی احکام اہل الملل ص ۲۵۷ رقم الحدیث ۷۲۸)

السیف المسلول (۳۳۰_۳۳۶_۳۴۵)

نیل الاوطار للشوکانی (۳۷۹:۷_۳۸۱)

بلوغ المرام (۲۲۳)

(۳) سنن ابی داود (۱۲۹:۴) رقم الحدیث ۴۳۶۲

اخرجہ البیقی فی سنن الکبیر (۶۰:۷)(۲۰۰:۹)

اخرجہ الخلال فی احکام اہل الملل ص ۲۵۷) رقم الحدیث ۷۳۰)

مشکوۃ (۳۰۸)

المطالب العالیۃ (۳۳۸:۲)

(۴) البخاری (۹۹۱:۵) رقم الحدیث ۴۰۳۹

اخرجہ المسلم رقم الحدیث (۱۸۰۱)

اخرجہ ابوداؤد رقم الحدیث ۲۷۶۸

اخرجہ الحمیدی فی مسندہ (۱۲۸۷)

اخرجہ النسائی فی سنن الکبری کماتی تحفۃ الاشراف (۲۵۳:۲)

اخرجہ الحافظ ابن حجر فی فتح الباری (۳۳۸:۷)

ذکر الامام تاج الدین السبکی فی طبقاتہ الکبری (۲۰۵:۹)

اخرجہ الامام نووی فی شرح المسلم (۱۶۱:۱۲)

اخرجہ ابن سعد فی طبقاتہ (۲۳:۲)

اخرجہ الطبری فی تاریخہ (۲:۴۸۷)

اخرجہ الواقدی فی المغازی (۱:۸۸)

اخرجہ ابن اسحاق فی السیر والمغازی ص ۳۱۶)

اخرجہ ابن ہشام فی السیرۃ النبویۃ (۳:۴۳)

اخرجہ الطحاوی فی مشکل الآثار (۱:۱۸۹۔۱۹۰)

اخرجہ الشافعی فی الام، کتاب الجزیۃ (۴:۱۹۹)

اخرجہ الخطابی فی معالم السنن (۴:۸۳)

اخرجہ البیہقی فی دلائل النبوۃ (۳:۱۹۱)

اخرجہ عبدالرزاق فی تفسیرہ (۱:۱۴۲)

اخرجہ السیوطی فی تفسیرہ، الدر المنثور (۲:۵۶۲۔۵۶۵)

اخرجہ البغوی فی شرح السنۃ (۱۱:۴۵)

اخرجہ احمد فی مسندہ (۱:۱۶۶۔۱۶۷)

اخرجہ الحاکم فی المستدرک (۴:۳۵۲)

اخرجہ الامام محمد بن یوسف الصالحی الشامی فی سیرتہ، سبل الھدی والرشاد (۶:۲۹)

ذکر ابن تیمیہ فی الصارم المسلول (۲:۴۹۴)

اخرجہ الرافعی فی فتح العزیز فی شرح الوجیز، کتاب السیر (۱۱:۵۴۹)

(۵) (تفسیر ابن کثیر (۲:۵۱) سورۃ نساء رقم الآیۃ ۶۵)

تفسیر الدر المنثور (۲:۵۸۵)

تفسیر الخازن (۱:۳۹۳)

تفسیر الماتریدی (تاویلات اہل السنۃ) (۳:۲۳۵)

تفسیر الھدایۃ الی بلوغ النہایۃ (۲:۱۳۷۴)

تفسیر السمعانی (۱:۳۴۴)

تفسیر الراغب (۳:۱۲۹۴)

تفسیر البغوی (۱:۶۵۵)

تفسیر الکشاف (۱:۵۲۵)

تفسیر ابن عطیہ ۲:۷۲)

تفسیر زادالمسیر (۱:۴۲۵)

تفسیر الکبیر (۱۰:۱۲۰)

تفسیر العز بن عبد السلام (۱:۳۳۲)

تفسیر القرطبی (۵:۲۶۴)

تفسیر البیضاوی (۲:۸۲)

تفسیر نسفی (۱:۳۶۸)

اللباب فی علوم الکتاب (۶:۴۵۴)

تفسیر ابن عباس (۱:۷۳)

الفواتح الٰہیہ والمفاتیح الغیبیۃ (۱:۱۵۷)

تفسیر، ارشاد العقل السلیم الی مزایا الکتاب الکریم (۲:۱۹۴)

تفسیر روح البیان (۲:۲۴۰)

البحر المدید لابن عجیبۃ (۱:۵۲۱)

تفسیر المظہری (۲:۱۵۴)

فتح القدیر للشوکانی (۱:۵۶۰)

تفسیر محاسن التاویل (۳:۱۹۶)

تفسیر التحریر والتنویر (۵:۱۰۳)

تفسیر الموسوعۃ القرآنیۃ (۹:۳۱۵)

التفسیر الوسیط للطنطاوی (۳:۱۹۵)

ایسر التفسیر للجزائری (۱:۵۰۰)

صفوۃ التفسیر للصابونی (۱:۲۶۱)

التفسیر الوسیط للزحیلی (۱:۳۴۷)

(۱) تفسیر ابن کثیر (۲:۲۵۱)

(۲) میزان الاعتدال:۴:۱۶۸)

(۳) تہذیب التھذیب (۵:۳۷۵)

(۴) تذکرۃ الحفاظ (۱:۲۳۸)

(۵) تذکرۃ الحفاظ (۱:۲۳۸)

(۶) کتاب المغازی للواقدی (۱:۱۷۵)

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، ج۴:۲۸۵).

(شرح أبی ذر، ص458).

(۷) اخرجہ ابن سعد فی طبقاتہ الکبری (۲:۲۸)

السیف المسلول: امام تقی الدین السبکی، ۳۲۴)

المغازی للواقدی: (۲:۷۸۹)

السیرۃ النبویۃ لابن ہشام: (۴:۵۲)

اسد الغابہ لابن الاثیر: (۱:۹۸_۹۰)

السیف المسلول للامام تقی الدین علی السبکی (۳۲۶_۳۲۷_۳۲۸)

(۸) المغازی للواقدی: (۱:۱۷۲)

النہایہ (۵:۷۴)

اخرجہ ابن عدی فی الکامل (۶:۱۴۵)

اخرجہ الخطیب البغدادی (۱۳:۹۹)

اخرجہ الامام یوسف الصالحی الشامی فی سیرتہ (۶:۲۱)

اخرجہ الامام ابن حجر فی الاصابۃ (:۳۴)

اخرجہ الطبرانی فی الکبیر ((۱۷:۶۴-۶۵) رقم الحدیث ۶۴)

اخرجہ الھیثمی فی المجمع (۶:۲۶)

(۹) المغازی للواقدی: (۱:۱۷۲)

النہایہ (۵:۷۴)

اخرجہ ابن عدی فی الکامل (۶:۱۴۵)

اخرجہ الخطیب البغدادی (۱۳:۹۹)

اخرجہ الامام یوسف الصالحی الشامی فی سیرتہ (۶:۲۱)

اخرجہ الامام ابن حجر فی الاصابۃ (:۳۴)

اخرجہ الطبرانی فی الکبیر ((۱۷:۶۴-۶۵) رقم الحدیث ۶۴)

اخرجہ الھیثمی فی المجمع (۶:۲۶)

(۱۰) سنن النسائی (۷:۱۰۷)

سنن ابی داؤد رقم الحدیث (۲۶۸۳-۴۳۵۹)

مصنف ابن ابی شیبہ (۷:۴۰۰)

مصنف عبدالرزاق (۵:۳۷۴)

مسند احمد (۲۰:۱۱۳)

اخبار مکہ للازرقی (۲:۱۳۷)

الاموال لابن زنجویہ (۱:۲۹۳)

الصحیح البخاری (۱۳:۳)

سنن دارمی (۱۵۹۶:۳)

صحیح مسلم (۱۵۹۶:۳)

السنن الماثورۃ لامام شافعی (۴۳۴:۱)

اخبار مکہ للفاکہی (۱۹۶:۵)

سنن ابی داؤد (۱۶۰:۳)

مسند البزار (۳۶۴:۱۲)

السنن الکبری للنسائی (۹۷:۴)

مسند ابی یعلی الموصلی (۳۴۵:۴)

مسند الرویانی (۲۴۳:۲)

شرح معانی الآثار (۲۵۸:۲)

صحیح ابن حبان (۳۴:۹)

المعجم الاوسط (۳۴۲:۶)

حلیۃ الاولیاء (۵۰:۹)

السنن الکبری للبیہقی (۹۶:۷)

شرح السنۃ للبغوی (۳۰۴:۷)

معجم ابن عساکر (۹۸۱:۱)

الطّوریات (۸۵۵:۳)

تفسیر الطبری (۲۷۳:۵)

تاریخ طبری (۵۸:۳)

المستدرک للحاکم (۴۵:۳)

الطبقات الکبری (۲:۱۴۱)

المغازی للواقدی (۲:۸۵۵)

سبل الھدی والرشاد (۱۲:۳۰)

(۱۱) سبل الھدی والرشاد (۵:۲۲۵)

المغازی للواقدی (۲:۸۵۷)

الصارم المسلول (۲:۲۵۳)

سیرۃ ابن ہشام (۴:۴۲)

السیف المسلول (۱۳۸)

(۱۲) المعجم الکبیر للطبرانی (۱۷)(۶۴)

الاحاد والمثانی لابن ابی عاصم (۴:۱۸۶)

مفتی ضیاء احمد قادری رضوی کی دیگر کتب

- عبادات رمضان اور اہم مسائل
- اسلام اور عورت
- تاریخ اہل سنت
- وعظ کرنے والی انگوٹھیاں
- اسلام اور کھیل
- میلاد سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم
- قلم کا ادب
- میلاد سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم
- میلاد سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم
- اعلیٰ حضرت اور سائنس
- کیا میلاد اور کرسمس ایک ہیں؟
- اسلامی معیشت
- طلع البدر علینا
- اپنے ایمان کی فکر کیجیے
- قربانی کے فضائل و مسائل
- غزوہ تبوک کا مبارک سفر
- صلوا علی الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم
- تحفظ ناموس رسالت اور جانور
- منافقین اور ان کی صفات
- کتاب الصوم
- اعلیٰ حضرت کے پسندیدہ کے واقعات
- مشکوۃ الجیلانی
- حضور غوث اعظم کی مجاہدانہ زندگی اور موجودہ خانقاہی نظام کامل ۴ جلد
- مسجد ضرار اور اس کے نمازی
- دی مسیح فلم اور ایمان کا زوال
- صوفیاء کرام کی مجاہدانہ زندگی اور موجودہ خانقاہی نظام/ کامل دو جلد
- دین میں سختی نہیں کا کیا مطلب ہے؟
- حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ اور عالمی انقلاب/ کامل ۱۲ جلد
- کیا کسی کی اصلاح کے لئے اس میں موجود نیکی پر طعن کرنا ضروری ہے؟
- کیا گیارہویں شریف صرف کھانے پینے کا نام ہے
- فرانسیسی خناسوں کا اصلی چہرہ اور اہل اسلام کے نام اہم پیغام
- اللہ کے نام پر اپنی پسندیدہ چیز خرچ کرو
- عظمۃ حبیب الرحمٰن من تفسیر روح البیان
- کس دور کا مسلمان ترقی یافتہ ماضی یا حال کا؟
- حضور غوث اعظم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں
- ترقی کی راہ میں رکاوٹ علماء یا لبرل؟
- سیاسی جماعتوں کے ایمان فروش ورکروں کے نام اہم پیغام
- حضور غوث اعظم بحیثیت محافظ ناموس رسالت
- مذہب کی آڑ میں سیاست کرنا کیسا؟
- میڈیا کے نام نہاد دانشور
- اذان حجاز
- مسئلہ ناموس رسالت پر جعلی مشائخ کی مجرمانہ خاموشی
- حاضری حرمین شریف اور سیلفی

مکتبہ طلع البدر علینا

اسود عنسی کا ذلت آمیز قتل

صفر المظفر ۱۱ سن ہجری میں ہی اسود عنسی کذاب کو رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت سیدنا فیروز الدیلمی رضی اللہ عنہ نے جہنم واصل فرمایا، آپ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے اسود عنسی کو قتل کرنے کے لئے بھیجا، حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ اسود کے شہر یعنی صنعاء میں پہنچ کر چھپ گئے، ایک رات اسود عنسی کی رہائش گاہ کے پچھواڑے سے نقب لگائی اور اسے قتل کردیا، اس وقت ایک ہزار آدمی اس کے دروازے پر پہرہ دے رہے تھے، موت کے وقت اس کے منہ سے گائے کے ڈکارنے کی طرح اونچی آواز نکلی، اس کی پہرے دار اس کی طرف دوڑے لیکن حضرت سیدنا باذان رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت سیدتنا مرزبانہ رضی اللہ عنھا نے فرمایا: رک جاؤ! اس کے پاس کوئی نہیں جائے گا کیونکہ تمھارے نبی پر وحی نازل ہورہی ہے، اس طرح وہ واصل جہنم ہوگیا۔(۱۰)

---

(۹) مدارج النبوۃ (۲: ۴۰۷)

(۱۰) (۱)سیرت سیدالانبیاء: ۶۰۸. ۵۷۶)

(۲)مدارج النبوۃ (۲: ۴۰۸)